REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲	۱۲؍ فتح ۱۳۲۷ ھش	۱۰؍ صفر ۱۳۶۸ھ	۱۲؍ دسمبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۸۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۲؍ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر درد کی وجہ سے علیل ہے احباب دعا جاری رکھیں ۔

ہماری مشکلات کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے خدا کو بھلا دیا ہے (نور المشائخ)

پشاور ۱۱؍ دسمبر کل تیسرے پہر پشاور میں شور بازار کے ملاں صاحب حضرت نور المشائخ نے اجتماع عظیم کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ پاکستان اور افغانستان اسلام کے مضبوط رشتہ میں منسلک ہیں ۔ اور وہ ہر ایک کی مصیبت اور دکھ میں برابر کے شریک ہیں ۔ اور اجتماعی طور پر ان کا مقابلہ کریں گے ۔ آپ نے مظلوم کشمیریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے جو بھائی حکومت ہند کی جبرہ دستیوں کا شکار ہو کر یہاں آئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہر طرح سے ان کی مدد کریں اور ان کی آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں ۔ آپ نے کہا ہمارے مصائب کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اسلام اور خدا کو بھلا دیا ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں ۔ تو وہ ہماری تمام مشکلات کو ختم کر سکتا ہے ۔

نجب میں لڑائی پھر شروع ہو گئی

عمان ۱۱؍ دسمبر ۔ ایک اتحادی نمائندے نے آج بیان کیا کہ یہودی اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ فلوجا کی محصور مصری فوج کو نکال دیا جائے ۔ نیز عرب یہودی کمانڈر اس بات پر بھی غور کر رہے ہیں ۔ کہ کرسمس کے ایام میں یہود کو بیت اللحم کی زیارت کرنے کے لئے کون کون سی مراعات دی جا سکتی ہیں ۔

ایک تازہ خبر یہ ہے کہ نجب کے علاقہ میں لڑائی پھر شروع ہو گئی ہے

ڈھک پر ہوائی جہازوں نے بمباری کی ۔ پیر کنٹھی کے علاقہ میں بھاری توپ سے گولہ باری کی ۔ اس کے علاوہ ہندوستانی فوج نے مسلم دیہات کو نشانہ مشق بنا رکھا ہے ۔ جس کے نتیجہ میں ہزار پناہ گزیں ۔ دیہات کو چھوڑ کر پاکستان اور آزاد کشمیر کے علاقہ میں پناہ گزیں ہو رہے ہیں ۔

کشمیر میں حکومت ہند کی ہوائی سرگرمیاں

نرائڈ کھل ۱۱؍ دسمبر سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند نے کشمیر میں فضائی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں ۔ اروڑی سے چھ میل دور دو ہوائی جہازوں نے بم گرائے ۔ منتدی

حیدر آباد کے متعلق پاکستان کے الزامات غلط ہیں نظام دکن

حیدر آباد ۱۱؍ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ نظام حیدر آباد نے سلامتی کونسل کو ایک چٹھی لکھی ہے ۔ جس میں ان الزامات کو جو پاکستان کے وزیر خارجہ نے حیدر آباد پر مظالم توڑنے کے بارے میں ہندوستان پر عائد کئے ہیں ۔ تردید کی ہے ۔ آپ نے کہا ہے کہ لائق علی وزارت کے ایام میں حیدر آباد میں بھیل چکی تھی ۔ اور کسی کی جان و مال محفوظ نہ تھی مگر اب حالات اعتدال پر آ چکے ہیں اور فوجی حکومت نہایت خوش اسلوبی سے حالات کو بہتر بنا رہی ہے ۔

حیدر آباد کا ٹریننگ سنٹر بند کر دیا گیا

نئی دہلی ۱۱؍ دسمبر حکومت ہند نے حیدر آباد کی ریاستی پولیس کے ٹریننگ سنٹر کو بند کر دیا گیا ہے ۔

وزیر مختار قائد اعظم کے مزار پر

کراچی ۱۱؍ دسمبر ۔ مشرق اردن کے وزیر مختار آج قائد اعظم کے مزار پر تشریف لیگئے اور اقد پر شرق اردن کے والی امیر عبد اللہ کی طرف سے پھول چڑھائے ۔ اور فاتحہ خوانی کی ۔

راشٹریہ سیوک سنگھیوں کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۱؍ دسمبر ۔ راشٹریہ سیوک سنگھ نے ان دنوں اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں ۔ جس کی وجہ سے حکومت ہند جا بجا گرفتاریاں کر رہی ہے آج سانگلی میں ۱۸ گرفتاریاں عمل میں آئیں اس سے قبل ۳۵۰ ۔ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں مظفر آباد میں ۱۸ ہو چکے ہیں ۔

اسلحہ لیکر چلنے کی ممانعت

لاہور ۱۱؍ دسمبر ۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے لاہور شہر اور چھاؤنی کے علاقہ میں مزید دو ماہ کے لئے اسلحہ لے کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے ۔

ڈچ انڈونیشی مذاکرات ختم ہو گئے

ہیگ ۱۱؍ دسمبر انڈونیشیا اور ڈچ حکومت کے درمیان گزشتہ تین سال سے مصالحت کی ۔ جو گفت و شنید کے کسی نمائندے کو شامل کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔ جس کے نتیجہ میں انڈونیشیا نے ایسی حکومت کو ماننے سے انکار کر دیا ۔

میڈم چیانگ کی صدر ٹرومین سے ملاقات

واشنگٹن ۱۱؍ دسمبر ۔ میڈم چیانگ کائی شیک نے آج صدر ٹرومین سے ملاقات کی ۔ اور چین کو دس ارب کی امداد دینے کی درخواست کی ۔ صدر ٹرومین نے مناسب مدد دینے کا وعدہ کیا ہے

بھوپال میں نئی کابینہ کی تشکیل

بھوپال ۱۱؍ دسمبر ۔ خبر آئی ہے کہ مسٹر چتو نرائن ہادیہ نے بھوپال کی پہلی کابینہ بنا لی ہے ۔ جو اس مہینہ کے آخر میں اپنا کام شروع کر دے گی ۔ اسے بھوپال کی پہلی ہر دلعزیز کابینہ کے نام سے موسوم کیا جا رہا ہے ۔

مزدوروں نے ہڑتال ختم کر دی

بمبئی ۱۱؍ دسمبر گودیوں پر کام کرنے والے مزدور ۔ روزہ ہڑتال کے بعد آج کام شروع کرنے پر رضامند ہو گئے ۔ لیکن ان کو گودیوں پر جانے کی اجازت نہ دی گئی کیونکہ وہ دیر سے پہنچے تھے ۔ اور عارضی مزدوروں سے ہی کام لیا گیا ۔

حیدر آباد میں فرقہ وارانہ فساد

حیدر آباد ۱۱؍ دسمبر جمعرات کی رات کو حیدر آباد میں ہندو مسلم فساد ہو گیا ۔ جس کے نتیجہ میں کئی اشخاص مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے ۔ شہر کے اکثر علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے حکومت ہند نے تمام ان امدادی رقوم کو جو نظام حکومت کی طرف سے پاکستان ۔ عرب ۔ انڈونیشیا اور بعض دوسرے اسلامی ممالک کو دی جاتی تھیں بند کر دی ہیں ۔ اور جن کی مجموعی مقدار ۲۷ لاکھ روپے بنتی ہے ۔ اسی طرح وہ شخصی وظائف بھی بند کر دیئے ہیں ۔ جو نظام کی طرف سے مختلف اشخاص کو ان کی خدمات کے سلسلے میں دی جاتی تھیں ۔

یہودی حکومت کو تسلیم کرنا غلطی ہے

لندن ۱۱؍ دسمبر ۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے برطانیہ کے وزیر خارجہ نے پارلیمنٹ میں بیان کیا ۔ کہ اس وقت یہودی حکومت کو تسلیم کر لینا غلطی ہو گی ۔ برطانیہ جس روش پر چل رہا ہے وہی درست ہے ۔

فلسطینی پناہ گزینوں کی امداد

عمان ۱۱؍ دسمبر فلسطین کے پناہ گزینوں کو خوراک بہم پہنچانے کے لئے آسٹریلیا کا پہلا جہاز جو اناج سے بھرا ہوا ہے فلسطین پہنچ گیا ہے ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد المحمد بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

تحریک جدید میں آپ کو کیوں حصہ لینا چاہیئے

تحریک جدید کی اہمیت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں

(۱) تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

(۲) تحریک جدید میں شمولیت خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کا وارث بناتی ہے

"تحریک جدید کا کام اُن مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اُسی طرح مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے"

(۳) تحریک جدید ایک مستقل ثواب کا ذریعہ ہے

"ہماری نیت اس روپیہ سے (تحریک جدید کے روپیہ سے) ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں شامل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی فنڈ پر خرچ ہوگا۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہیگا"

کیا آپ ان فوائد کو نظر انداز کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں

تو آج ہی اپنا وعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ارسال فرمائیں!

نائب وکیل المال تحریک جدید

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن

اعلان

۱۱ دسمبر ۱۹۴۸ء سے مکرم سید محمود اختر صاحب متعلم ایم۔ اے کو شعبہ نشر و اشاعت سے فارغ کیا جاتا ہے۔ ان کی بجائے صفدر علی صاحب متعلم لاکالج کو محترم مرزا منظور احمد صاحب صدر ایسوسی ایشن کی طرف سے آئندہ کے لئے اس نظامت کے لئے نامزد کیا گیا۔ ممبران مطلع رہیں۔

خاکسار:۔ خواجہ نذیر احمد جنرل سیکرٹری

فہرست چندہ حفاظت مرکز

گزشتہ سال مشاورت کے موقعہ پر جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ حفاظت مرکز کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ اور ساتھ ہی حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ یہ اس قسم کا چندہ ہے کہ کوئی شخص اس میں شامل ہونے سے رہ نہیں سکتا۔ اور اگر کوئی شخص آمد تو رکھتا ہے۔ اور مرکز سے اجازت بھی حاصل نہیں کرتا۔ اور حفاظت مرکز کا مقررہ چندہ بھی ادا نہیں کرتا۔ اس کے متعلق خاص اعلان کر دیا جائے گا۔ اور اس سے آئندہ نہ سلسلہ کا کوئی کام لیا جائے گا۔ نہ ہی اسے آئندہ قومی ثواب کے کاموں میں شرکت کی اجازت دی جائیگی۔

حفاظت مرکز کے چندہ کی ادائیگی کی آخری تاریخ کو گزرے بھی ایک سال ہو گیا۔ لیکن پھر بھی ابھی کافی رقم ایسی ہے۔ جو وصول نہیں ہوئی۔ پیشتر اسکے کہ نظارت بیت المال حضور کی خدمت میں عرض کرے کہ فلاں فلاں جماعتیں اور فلاں فلاں اشخاص ہیں کہ ان کی طرف سے اس چندہ کی ادائیگی کی طرف غفلت سے کام لیا گیا ہے۔ ایک بار پھر بذریعہ اعلان ہذا احباب کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ حفاظت مرکز کے چندہ کی باقی رقم ۱۵ دسمبر ۱۹۴۸ء تک ادا فرمائیں۔ کیونکہ اس تاریخ کے بعد چندہ حفاظت مرکز میں حصہ لینے والوں کے اسماء حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ جس میں یہ بتایا ہوگا۔ کہ سو فی صدی وعدہ کرنے والے کون ہیں اور بقایا دار کون؟

(نظارت بیت المال)

فرائض اور نوافل

شریعت اسلامیہ نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل بھی رکھے ہیں۔ جو ایک طرف فرائض کی کمی کو پورا کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف بلندی درجات کا بھی موجب ہوتے ہیں۔ نماز ایک اہم فرض ہے۔ اس کے ساتھ سنتیں اور نوافل مقرر کر دیئے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ فرض ہے۔ اور نوافل کے طور پر صدقات رکھ دیئے ہیں۔ اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اہم فرائض کی ادائیگی میں غفلت نہیں ہوتی۔ دوسرے صدقات انسان کے روحانی مراتب کے حصول کے لئے ممد و معاون ہوتے ہیں۔

صدقہ غضب الٰہی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ صدقہ میں بڑی رقم ہی دی جائے۔ حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اپنی پاک کمائی میں سے ایک چھوہارے کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو اس طرح بڑھاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ چھوہارہ پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے۔ کیسی عظیم ہے کہ انسان اگر تھوڑا سا بھی نیک عمل کرے تو اسے کس قدر بڑے سے بڑا اجر عطا کیا جاتا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے لیے اور اجر عظیم کے حصول کے لیے صدقات کے دینے کو اپنا شعار بنالیں۔ نظارت بیت المال

موصی صاحبان کے لئے

تحریک ستمبر کے ماتحت ہر موصی کو اپنے وصیت کے چندہ کی تعیین خود سیکرٹری صاحب کو لکھانی چاہیئے۔ کہ اس میں اتنی رقم حصہ آمد کی ہے۔ بعض موصی صاحبان رقم مجموعی طور پر سیکرٹری صاحب کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ اور حصہ آمد کی تعیین نہیں کرتے۔ اس لئے ان کا چندہ حصہ آمد وصول نہیں ہو رہا۔ سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ حصہ آمد کی تعیین کر لیا کریں۔

(۲) خط و کتابت اور چندہ بھیجتے وقت نمبر وصیت ضرور دینا چاہیئے۔ ورنہ رقم کے غلط اندراج کا خطرہ ہے۔ اور جواب بھی جلدی نہیں مل سکتا۔ احباب چندہ بھیجتے وقت لاپرواہی سے نمبر وصیت نہیں لکھتے۔ جس سے نمبر تلاش کرنے میں بڑا وقت خرچ ہوتا ہے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

درخواست دُعا

میرا لڑکا نصر الرحمٰن چند دنوں سے دماغی عارضہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں

خاکسار:۔ روشن دین تنویر ایڈیٹر الفضل

روزنامہ الفضل
۱۲ دسمبر ۱۹۴۸ء

تبلیغ

مغربی ممالک میں مذہب سے بالعموم اور عیسائیت سے بالخصوص جو عام بے رغبتی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اور عیسائی راہ نماؤں کو جس طرح نئے نئے طریقوں سے اس بے رغبتی کو دور کرنے کی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس خبر سے لگایا جا سکتا ہے

"نیویارک ۹ر دسمبر لنڈن سے آئے ہوئے ایک پادری کا وعظ سننے کے لئے آٹھ ہزار کے قریب لوگ ہر رات سینٹ جیمز کے گرجا میں جمع ہوتے ہیں۔ عام پادریوں کے برعکس اس انگریز پادری کے وعظ میں جاذبیت ہے۔ . . . . . . آپ کو بیسویں صدی کا پادری کہا جاتا ہے۔ آپ برطانوی گرجاؤں کے منبر پر سے جنسی تقاریر کرنے میں بہت مشہور ہیں۔"
(اسٹار)

گویا امریکہ کے عوام کی اس وقت یہ کیفیت ہے کہ عیسائیت کے مذہبی احکام پر عمل کرنا تو کجا وہ اس موضوع پر تقریر تک سننے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ پادریوں کو گرجوں میں جنسی موضوعات پر تقریریں کرنی پڑتی ہیں۔ تب کہیں جا کر لوگ گرجوں میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

یہ حالت اگر ایک ایسے ملک کی ہوتی جہاں کے لوگ عام طور پر عیسائیت کے مخالف ہوتے یا جہاں پر عیسائیت کوئی نیا اور اجنبی مذہب ہوتا تو خیر ایک بات بھی تھی۔ لیکن حیرت کا مقام تو یہ ہے کہ یہ حالت ان ممالک کی ہے جہاں کی قریباً ساری آبادی عیسائی ہے۔ اور جہاں کے باشندوں کے قلوب میں نسلاً بعد نسلٍ عیسائیت کے ساتھ محبت اور عقیدت کا جذبہ راسخ کیا جا چکا ہے۔

مغربی ممالک کی عیسائیت سے اس عام بے رغبتی اور بیزاری کو دیکھ کر اگر ہم اس بات کا اندازہ لگانا چاہیں کہ آیا وہاں پر کسی نئے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کا کام کامیابی کے ساتھ سرانجام پا سکتا ہے یا نہیں۔ تو یقیناً عقل بلا تامل یہ فتوے دے گی کہ ان ممالک میں کسی نئے مذہب کی کامیابی کا کوئی امکان موجود نہیں۔ وہاں کا باشندہ جب مادیت اور دہریت کی رَو میں بہہ کر اپنے اس آبائی مذہب کو بھی چھوڑ بیٹھا ہے۔ جس کے ساتھ صدیوں سے اس کے محبت اور عقیدت کے جذبات وابستہ چلے آتے تھے۔ تو اس سے یہ توقع کس طرح کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ کسی نئے مذہب کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ حقیقت ایک معجزہ سے کم نہیں ہے۔ کہ اسی یورپ میں جو آج دہریت اور لامذہبیت کی آماجگاہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے گئے۔ گو وہ خالی ہاتھ گئے۔ نہ ان کے پاس روپیہ تھا نہ لٹریچر اور نہ دنیوی لحاظ سے ان کی کوئی پوزیشن تھی۔ لیکن باوجود اس کے وہ اس وقت تک سینکڑوں ہی نہیں بلکہ ہزاروں یورپ کے باشندوں کو مسلمان بنانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ محض برائے نام مسلمان نہیں بلکہ ایسے مسلمان جن میں سے بعض نے اپنی آئندہ زندگیاں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دی ہیں۔ اور جو اسلامی احکام پر کاربند ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ کروڑوں کی آبادی سے ہزاروں کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ لیکن اگر ہم یہ امر مدنظر رکھیں کہ یہ بے سرو سامان مبلغ محکوم قوم سے تعلق رکھتے تھے اور وہ ان لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے گھروں سے نکلے تھے۔ جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ حاکم اور اسلام کے خلاف شدید تعصب رکھتے تھے۔ اور جن کی مذہب دشمنی نے انہیں اپنے آبائی مذہب سے بھی برگشتہ کر دیا تھا۔ تو یقیناً ہمارے مبلغین کا ان کے ہزاروں افراد کو اپنی طرف کھینچ لینا اور انہیں سچ مچ اسلام کا عاشق و شیدا بنا دینا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔

حق یہ ہے کہ ہمارے سرفروش مجاہدین کی تبلیغ سے اس وقت تک انگلستان۔ امریکہ۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ فرانس سپین اور اس طرح دیگر مغربی ممالک میں جو سعید روحیں مسلمان ہو کر شب و روز اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے میں معروف ہیں ان میں سے ایک ایک روح پکار پکار کر اس امر کا اعلان کر رہی ہے۔ کہ گو عیسائیت اور دنیا کے دیگر تمام مذاہب مادیت اور دہریت کی رَو میں بہنے والی موجودہ دنیا کو مطمئن کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ لیکن اسلام کے پاس آج بھی اپنے زندہ خدا اور زندہ نبی (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی برکت سے روشن دلائل و براہین کی ایسی طاقت اور قوت موجود ہے۔ جس کی کوئی تاب نہیں لا سکتا۔ اور جو دہریت اور لامذہبیت کے مراکز میں بھی اپنا سکہ منوا سکتی ہے الحمد للہ

مسلمانوں کو سنجیدگی کے ساتھ سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ اگر ایک کمزور اور مٹھی بھر جماعت کے مبلغ اپنی انتہائی بے سرو سامانی کے باوجود مغربی ممالک میں جا کر وہاں کے ہزاروں باشندوں کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو دنیا بھر کے مسلمان نہ سہی کسی ایک ملک کے مسلمان ہی اگر منظم ہو کر اور صحیح طریق سے تبلیغ اسلام کرنے کا بیڑا اٹھا لیں تو کس قدر کامیابی ہو سکتی ہے۔

کاش مسلمان اس امر کو سمجھیں کہ اسلام نے جب بھی ترقی کی ہے۔ صرف اور صرف تبلیغ ہی کے ذریعہ سے کی ہے۔ وہ اپنی اشاعت کے لئے نہ کبھی تلوار کا محتاج ہوا ہے۔ نہ حکومتوں کا رہین منت۔ وہ آج بھی یقیناً ترقی کر سکتا ہے اور نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ ساری دنیا کی مشکلات کو دور کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضرورت صرف ایک بات کی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہماری حکومتیں ہمارے امراء ہمارے لیڈر اور ہمارے عوام پہلے علی وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہو جائیں کہ دنیا کا کوئی مذہب دنیا کا کوئی فلسفہ اور کوئی علم اسلام کے مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اور پھر منظم طریق سے اور صحیح رنگ میں دنیا تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا عزم کر لیں۔ مسلمان خواہ پاکستان کے ہوں یا ہندوستان کے خواہ کشمیر کے ہوں یا فلسطین کے خواہ انڈونیشیا کے ہوں یا دنیا کے کسی اور خطے کے ان کی ساری پریشانیوں اور مشکلات کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ ہے تبلیغ اسلام۔ اسی علاج کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع شدہ خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے:۔

"جب مسلمان ہندوستان میں آئے تھے۔ تو وہ چند افراد تھے انہوں نے تبلیغ کی۔ اور ان کی تبلیغ کے ذریعہ سے مسلمانوں کی تعداد دو تین کروڑ ہو گئی۔ پھر انگریزی حکومت کے زمانہ میں یہ تعداد آٹھ نو کروڑ تک جا پہنچی۔ مگر جس ذریعہ سے ان کی تعداد ابتداء میں دو تین کروڑ تک جا پہونچی تھی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ اور اس سے غافل ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ اس کے بعد جو آٹھ نو کروڑ تک بڑھے ہیں نسلاً بڑھے ہیں نئے لوگ ان میں شامل نہیں ہوئے إلّا ما شاء اللہ کوئی شامل ہو گیا ہو تو ہو گیا ہو ورنہ مسلمانوں کی یہ ترقی نسلاً ہی ہوئی ہے اس لئے نہیں ہوئی کہ انہوں نے غیر مسلموں کو تبلیغ کے ذریعہ اسلام میں داخل کر لیا تھا۔ یہی وہ چیز تھی جس کی وجہ سے مسلمان اس دور ابتلاء میں سے گزرے۔ جس کی مثال تاریخ میں بہت کم پائی جاتی ہے اگر مسلمان اسلام کو اس طریق سے پھیلاتے جس طریق سے پہلے لوگوں نے پھیلایا۔ اگر وہ اپنے آباد اجداد کی طرح تبلیغ کرتے رہتے تو ہندوستان میں مسلمانوں کی اتنی تعداد ہو جاتی۔ کہ انہیں وہاں سے نکالنا مشکل ہو جاتا۔ اور مسلمان ہندوؤں پر اتنا غلبہ پا جاتے کہ انہیں مسلمانوں کو نکالنے کی جرأت نہ ہوتی بلکہ پارٹیشن ہونے کا سوال ہی نہ اٹھتا۔ اگر مسلمان تبلیغ کرتے رہتے تو جب انگریز آئے تھے ان کی تعداد دو تین کروڑ ہی نہ ہوتی سات آٹھ کروڑ ہوتی۔ اور آج وہ نو دس کروڑ نہ ہوتے بلکہ اکیس کروڑ کے قریب ہوتے۔ اور ان کا ہندوستان سے بھاگنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا بلکہ ہندو اپنی جانیں بچانے کے لئے ان سے الگ ہونے کا سوال کھڑا کرتے۔ پھر اگر مسلمان تبلیغ کرتے تو انہیں وہ طاقت حاصل ہوتی۔ کہ ہندو ان کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہ رکھتے۔ تبلیغ کے ذریعہ ان پر وہ برکات اور افضال نازل ہوتے جن سے اب یہ محروم ہو چکے ہیں۔"
(الفضل ۹ر دسمبر ۱۹۴۸ء)

(خورشید احمد)

مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے

عہدیداران جماعت کے کام اور امتحان کا وقت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وہ ایمان افروز خطبہ جو حضور نے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا آغاز فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا شائع ہو چکا ہے۔ امید ہے عہدہ داران جماعت مخلصین جماعت کے وعدوں کی فہرستوں کے مرتب کرنے میں سرگرمی سے مصروف ہوں گے جماعت احمدیہ جس نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ اس کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ ہر جماعت کے دور اول اور دور دوم کے وعدے اس کے اس عزم کو ظاہر کرنے والے ہوں۔ جو اس کے دل میں اسلام کے لئے قربانی کرنے کا پایا جاتا ہے۔ پاکستان کی ہر جماعت کے وعدوں کی مکمل فہرست ۳۱ دسمبر تک حضور کی خدمت میں پیش ہو جانی چاہیئے:۔

نائب وکیل المال تحریک جدید

قادیان کی عارضی اور دائمی کشش

قادیان ہمیں کب اور کیونکر واپس ملے گا؟

ہمارا اصل کام حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض و غایت کو پورا کرنا ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

جماعت احمدیہ کے دلوں میں قادیان کی جو مستقل اور دائمی کشش اور یاد قائم ہے وہ تو ہے ہی اور ہر احمدی کا دل و دماغ اس غیر معمولی کشش سے آشنا اور اس شیریں یاد سے دردمند رہتا ہے اور یہ کشش یونہی بلا وجہ نہیں بلکہ مضبوط فطری جذبہ کے علاوہ جو ایک ماں اور اس کے بچہ کے درمیان ہوتا ہے۔ اس کے بہت سے ظاہری اسباب بھی ہیں۔ جنہیں ہمارا بچہ بچہ جانتا ہے گویہ علیحدہ بات ہے۔ کہ ہر شخص ان کی تفاصیل سے واقف نہ ہو۔ ان اسباب میں سے بعض اسباب مختصر طور پر حسب ذیل ہیں:۔

قادیان کا دائمی تقدس

(۱) قادیان کو خدا تعالیٰ نے اپنے مامور و مرسل یعنی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کی ولادت کے لئے چنا اور اس بستی کو اپنے اس مصلح اعظم کا مولد بنایا۔ یہ وہ عظیم الشان مامور و مرسل ہے جس کی آمد کا اسلام میں تیرہ سو سال سے انتظار ہو رہا تھا۔

(۲) قادیان ہی وہ بستی ہے۔ جس میں اس مرسل یزدانی نے اپنی ساری زندگی گذاری اور اپنی پاک عبادتوں اور جانثارانہ ریاضتوں اور متضرعانہ دعاؤں سے اسے خاص الخاص برکت عطا کی۔ اس نے اسکے ایک متبرک مکان میں جس نے خدا سے الدار کا نام پایا اپنی زندگی کے دن گذارے اس کی دو مقدس مسجدوں میں نمازیں پڑھیں اس کے متعدد حجروں میں اسلام کی خدمت میں معرکۃ الآراء تصنیفیں کیں اور اسکی گلیوں اور کوچوں کو اپنے قدموں سے برکت دی۔

(۳) قادیان ہی اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ذریعہ خدا کے برگزیدہ اور بارش کی طرح نازل ہونے والے کلام کا مہبط بنا اور اسکے ہزاروں چمکتے ہوئے نشانوں کی تجلی گاہ قرار پایا

(۴) قادیان میں ہی احمدیت کی بنیادیں قائم کی گئیں۔ ہاں وہی احمدیت جو دنیا کے لئے نجات کا پیغام لے کر آئی ہے اور جس کے متعلق مقدس بانئے احمدیت فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر اس شخص کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔"

(۵) قادیان ہی وہ مقام ہے جہاں حضرت خاتم الاولیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام (الذی لا ولی بعدہ الا الذی ھو منہ و علیٰ عھدہ) کا مقدس جسد خاکی دفن ہوا۔ اور جس کی زمین کو خدا کی وحی نے بہشتی مقبرہ قرار دیا اور اس مقبرہ کی مٹی کو رؤیا میں چاندی کی صورت میں ظاہر فرمایا۔

(۶) قادیان ہی وہ بابرکت قریہ ہے جو خدا کی ازلی تقدیر کے ماتحت جماعت احمدیہ اور تحریک احمدیت کا دائمی مرکز قرار پایا۔ اور جسے ظلی طور پر "ارض حرم" اور "تخت گاہ رسول" کا لقب عطا ہوا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

زمینِ قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارضِ حرم ہے

پھر فرماتے ہیں:۔

"قادیان خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ضروری ہے کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے کیونکہ خدا نے اسے برکت دی ہے"

اس مؤخر الذکر وجہ کی بناء پر قادیان کی مرکزیت صرف تاریخی نوعیت ہی نہیں رکھتی۔ بلکہ وہ ایک عالمگیر مذہبی تحریک کا زندہ اور تنظیمی مرکز بھی ہے۔ جو ابدالآباد تک کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

(۷) قادیان ہی خدا کی وہ محبوب بستی ہے کہ جب ایک خدائی تقدیر کے ماتحت وہاں سے جماعت احمدیہ کو نکلنا پڑا تو اسکے متعلق خدا نے پہلے سے ان زوردار الفاظ میں تسلی دے رکھی تھی کہ:۔

انّ الذی فرض علیک القرآن لرادّک الی معاد

"یعنی اے خدا کے مسیح وہ خدا جس نے تجھے قرآنی خدمت کے لئے مبعوث کیا ہے۔ وہ تیری ہی بعثت اور اپنی باعثیت کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ وہ تجھے ضرور ضرور قادیان سے نکلنے کے بعد پھر دوبارہ قادیان میں واپس لائے گا۔"

کیونکہ قرآنی علوم کی خدمت کا کام قادیان کے ساتھ ابدی طور پر وابستہ ہو چکا ہے۔

یہ وہ سات مضبوط اور نہ ٹوٹنے والی زنجیریں ہیں۔ جو ہر مخلص احمدی کے دل و دماغ کو قادیان کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں۔ اور ہمیشہ باندھے رہیں گی۔ اور دراصل کسی چیز کے مقدس ہونے کے معنی ہی یہ ہیں کہ اسکے ساتھ بعض خاص روحانی وابستگیاں (Sacred Associations) لاحق ہوں۔ اور ظاہر ہے کہ جتنی جتنی یہ روحانی وابستگیاں زیادہ اہم اور زیادہ متنوع اور زیادہ کثیر التعداد ہوں گی۔ اتنا ہی زیادہ کسی چیز کا تقدس سمجھا جائے گا۔ اور اس لحاظ سے قادیان کا تقدس وہ ارفع شان رکھتا ہے۔ جو ہندوستان و پاکستان کے کسی اور مقام کو حاصل نہیں۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ولادت اور زندگی ما قبل البعثت اور زندگی ما بعد البعثت اور وفات اور زمانہ ما بعد الوفات کا ہر لمحہ قادیان کے ساتھ ابدی تاروں کے ذریعہ وابستہ ہو چکا ہے ولا انفصام لہا۔

قادیان کی وقتی یادیں

مگر ان مستقل اور دائمی کششوں کے علاوہ قادیان کو بعض وقتی اور عارضی کششیں اور یادیں بھی حاصل ہیں جو بعض خاص خاص ایام کے ساتھ وابستہ ہیں اور جب جب بھی یہ ایام آتے ہیں۔ یہ یادیں بیدار ہو کر ہمارے دلوں میں چٹکیاں لینی شروع کر دیتی ہیں۔ یہ کششیں زیادہ تر چار مواقع کے ساتھ وابستہ ہیں۔

(اوّل) رمضان کا مبارک مہینہ جو قادیان میں اپنے گوناگوں روحانی مناظر کی وجہ سے گویا ایک جیتی جاگتی مجسم صورت اختیار کر لیتا تھا۔

(دیکھو اگلا صفحہ)

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

آپس میں بغض نہ رکھا کرو!

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! آپس میں حسد نہ کیا کرو۔ اور آپس میں بغض نہ رکھو۔ اور نہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے سینے میں کسی متعلق بھی بغض نہ رکھو

دو ایک دوستوں کے درمیان کسی دنیوی امر پر اختلاف اور باہمی رنج کا ذکر تھا۔ اس پر حضرت نے فرمایا دیکھو آجکل موسم کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ اور ایک غیر معمولی تغیر زمانے کی حالت میں نظر آتا ہے چاہیئے کہ آپس میں جلد صفائی کر لیں۔ معلوم نہیں کہ کس کی موت آجائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ تمہارے سینے میں بغض ہے۔ تو تمہاری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ دنیا اور اس کے اسباب کیا ہستی رکھتے ہیں۔ کہ ان کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔ (بدر ۱۶ مارچ ۱۹۰۷ء)

درخواست دعا

ڈاکٹر نور احمد صاحب میڈیکل افیسر چک ۲۰۵ گ ب ضلع لائلپور بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (محمد عبداللہ اعجاز)

روزہ، نفلی نمازیں۔ تراویح۔ درس القرآن۔ خاص دعائیں صدقہ و خیرات اور بالآخر روحانی خوشی کی حالت عید وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں تھیں جن سے قادیان کا رمضان ایک مجسم روحانی زندگی بن جاتا تھا اور اس زندگی میں جماعت کا ہر فرد بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔

(دوم) قادیان کا سالانہ جلسہ جس میں قادیان کی سرزمین گویا ارض حرم کی صورت اختیار کر لیتی تھی جس کی طرف ہر شخص لبیک کہتا ہوا روحانی برکات حاصل کرنے کے لئے دوڑا آتا تھا۔

(سوم) قادیان کی مجلس مشاورت جس میں جماعت کے نمائندے اہم جماعتی امور کے متعلق مشورہ کرنے کی غرض سے جمع ہوتے تھے۔

(چہارم) موصی صحابہ رضی اللہ عنہم کی وفات جبکہ قادیان کے لوگ جوق در جوق مقبرہ بہشتی میں جمع ہوتے اور اپنے مرنے والے بزرگ کے لئے آخری دعا کرنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور دوسرے بزرگوں کے مزار پر متضرعانہ دعائیں کرتے تھے۔ لیکن اب قادیان سے باہر آ جانے پر جو بزرگ بھی فوت ہوتا ہے وہ مجبوراً باہر دفن کیا جاتا ہے اور ہر ایسے موقعہ پر دل ایک ایسی چوٹ محسوس کرتا ہے کہ اسے ایک حساس مومن ہی سمجھ سکتا ہے

قیامِ مرکزِ ربوہ کا ردِّ عمل

بہرحال یہ وہ وقتی اور عارضی یادیں ہیں جو قادیان کے متعلق دل میں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور اب جبکہ جلسہ سالانہ کا وقت قریب آ رہا ہے قادیان کی یاد پھر دل میں اٹھ اٹھ کر تلاطم برپا کر رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ جوں جوں نئے مرکز پاکستان یعنی ربوہ کی تجویز عملی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ قادیان کی یاد زیادہ تیز ہوتی جاتی ہے۔ ربوہ کے مرکز کا قیام بظاہر دو متضاد مگر بباطن متحد جذبات پیدا کر رہا ہے۔ ایک طرف تو وہ اس تسلی کا موجب ہے کہ خدا خدا کر کے ہمیں موجودہ انتشار کے بعد ایک مرکز حاصل ہو رہا ہے جہاں ہم اکٹھے رہ کر اور اپنا ماحول بنا کر اپنے جماعتی پروگرام کو چلا سکیں گے اور دوسری طرف وہ لازماً قادیان کی یاد کو بھی تیز تر کر رہا ہے کیونکہ اب تک تو ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہم گویا قادیان کے لئے ہر وقت پا در رکاب بیٹھے ہیں کہ اب قادیان کی واپسی کا رستہ کھلا اور ہم اس کی طرف نکلے۔ لیکن اب یہ صورت نظر آ رہی ہے کہ گویا قادیان کی قائم مقامی میں ہم ایک اور عارضی مرکز بنا کر بیٹھنے لگے ہیں۔ اور قادیان کی واپسی جب ہو گی سو ہو گی۔ پس اس ذہنی کیفیت نے بھی آجکل ایک دماغی اور قلبی ہیجان برپا کر رکھا ہے جسے ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق محسوس کر رہا ہے۔

اصل چیز حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض و غائیت کو پورا کرنا ہے

لیکن باوجود اس کے ایک بات ہے جو ہر سمجھدار احمدی کا دل جانتا اور محسوس کرتا ہے اور جو شخص ابھی تک نہیں جانتا اور نہیں محسوس کرتا اسے جاننا اور محسوس کرنا چاہیئے۔ وہ بات یہ ہے کہ قادیان کو خواہ کتنا ہی تقدس اور کتنی ہی اہمیت حاصل ہو اس کا درجہ بہرحال محض ثانوی حیثیت رکھتا ہے اور درجہ اوّل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خداداد مشن کی تکمیل اور آپ کی بعثت کی غرض و غایت کو پورا کرنے سے متعلق ہے۔ اس کی مثال موٹے طور پر یوں سمجھی جا سکتی ہے کہ اگر ہمیں قادیان تو واپس مل جائے مگر ہم نعوذ باللہ احمدیت کی تعلیم اور خدمتِ اسلام کے کام کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت کی طرف سے غافل ہو جائیں تو قادیان کا واپس ملنا ہمارے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھیگا۔ بلکہ ہمیں خدا کے حضور اور بھی موردِ الزام ٹھہرانے کا موجب بن جائے گا۔ لیکن اگر دوسری طرف ہمیں بالفرض قادیان تو ابھی نہ ملے مگر ہم خدا کے علم میں احمدیت اور اسلام کے مقاصد کو پورا کرنے والے بن جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غائت ہمارے ذریعہ سے پوری ہوتی جائے تو اس میں کیا شبہ ہے کہ قادیان سے محرومی کے باوجود ہم خدا کے سامنے سرخرو ہوں گے اور خدا تعالےٰ ہمیں ان فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے گا جو احمدیت کی کامیابی اور اسلام کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ پس میرے عزیزو اور دوستو اور بزرگو قادیان کی یاد کی شدت کے باوجود اس نکتہ کو کبھی نہ بھولو کہ ہمارے سامنے اصل چیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت کو پورا کرنا ہے۔ اور باقی ہر چیز ثانوی حیثیت رکھتی ہے قادیان انشاء اللہ واپس ملے گا اور ضرور ملے گا مگر تم اس مرکزی نقطہ سے کبھی غافل نہ ہو کہ اس کا واپس ملنا نمبر ۲ پر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خداداد مشن کی تکمیل نمبر ۱ پر۔ کیونکہ حضورؑ کے مشن کی تکمیل ایک روح ہے اور قادیان کی واپسی ایک جسم۔ اگر خدا کو یہی منظور ہو تو وہ روح کو ایک وقت تک دوسرا جسم بھی دے سکتا ہے لیکن اگر خدانخواستہ روح پر موت آ جائے تو کوئی جسم اس کے کام نہیں آ سکتا۔

قادیان کب واپس ملے گا

مگر جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے قادیان انشاء اللہ واپس ملیگا اور ضرور ملیگا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی واپسی میں روک نہیں بن سکتی کیونکہ:۔

قضاء آسمانست ایں بہرحالت شود پیدا

لیکن یہ کہ وہ کب واپس ہو گا۔ یہ خدا کے غیبوں میں سے ایک غیب ہے جسے صرف وہ عالم الغیب ہستی ہی جانتی ہے جس نے اس قسم کے غیبوں کی کنجی اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ مگر دو باتیں ایسی ہیں جو اس تعلق میں میرے ذہن میں آتی ہیں۔ ان میں سے ایک کا اشارہ تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے سمجھا ہے اور دوسری کے متعلق میرا عقلی قیاس ہے اور میں اپنے دوستوں کی اطلاع کے لئے ان دو باتوں کو درج ذیل کرتا ہوں:۔

پہلی بات یہ ہے کہ مجھے تذکرہ کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے (مگر میں اس جگہ اس کے دلائل نہیں دوں گا) کہ قادیان کی واپسی انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی زندگی میں ہی ہو جائے گی۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ خوش قسمت صحابہ کون سے ہوں گے آیا وہ پرانے صحبت یافتہ اصحاب میں سے ہوں گے یا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے نوجوانوں یا بچوں میں سے ہوں گے۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں اور تذکرہ کے مطالعہ سے میں یہی سمجھا ہوں کہ ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں کا ایک حصہ زندہ ہو گا کہ انشاء اللہ قادیان ہمیں واپس مل جائے گا واللہ اعلم۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔

دوسری بات جو میں قیاسی رنگ میں سمجھا ہوں یہ ہے کہ قادیان کی واپسی کو غالباً نئے مرکز ربوہ کے قیام کی تجویز کی تکمیل کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ خدا کا جماعت احمدیہ کو قادیان سے نکالنا یونہی ایک عبث فعل نہیں تھا بلکہ یہ اس کی تقدیروں میں سے ایک اہم تقدیر تھی اور وہ اس ذریعہ سے جماعت کو ایک امتحان میں سے گذارنا چاہتا تھا اور ایک قربانی کی بھٹی میں ڈال کر پھر باہر نکالنا چاہتا تھا۔ پس اگر ہم موجودہ منتشر حالت میں ہی پڑے ہوئے واپس پہنچ جائیں تو بظاہر ہمارا یہ امتحان ایک عبث فعل بن جاتا ہے۔ ہاں اگر ہم خدائی مشن کو پورا کریں اور ایک قائم مقام مرکز بنا کر اس میں اپنا کام شروع کر دیں اور قربانی کے معیار پر پورے اتر آئیں تو پھر بے شک ہمارا امتحان مکمل ہو جائیگا جو قادیان کی واپسی سے تعلق رکھتا ہے۔ ذالک ظنی باللہ وارجوا منہ خیراً۔

دو قسم کی خدائی تقدیریں

اب رہا یہ سوال کہ قادیان کی واپسی کس صورت میں ہو گی سو یہ پھر خدا کے غیبوں میں سے ایک غیب ہے جسے صرف وہی جانتا ہے جو غیبوں کا مالک ہے۔ مگر جہاں تک میں نے خدا کی سنت کا مطالعہ کیا ہے مجھے یہ نظر آتا ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے مقاصد کو دو طرح سے پورا فرمایا کرتا ہے ایک ایسے رنگ میں کہ اس کی تقدیر اور اس کی تدبیر کا ہر قدم ساتھ ساتھ نظر آتا جاتا ہے۔ اور تمام دیکھنے والے اس کی رفتار کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔ اور دوسرے ایسے رنگ میں کہ اس کی تقدیر کی تاریں ایک غیبی پردہ کے پیچھے مخفی رنگ میں کام کرتی ہیں اور پھر کسی وقت اچانک یہ پردہ اٹھتا ہے اور اس کی تقدیر کا اٹل نتیجہ سامنے آ جاتا ہے۔ ان دونوں قسم کی تقدیروں کو خدا نے اپنے پاک کلام قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے:۔

اولم یروا انا ناتی الارض

ننقصھا من اطرافھا۔

"یعنی کیا لوگ (ملکہ کافر لوگ) ہماری اس کھلی کھلی تقدیر کو نہیں دیکھ رہے کہ ہم ہر لحظہ چاروں طرف کی زمین کو کاٹتے ہوئے اپنے مرکزی نقطہ کے قریب آتے جا رہے ہیں" یہ وہ تقدیر عریاں ہے جس کا ہر قدم کھلم کھلا اٹھایا جاتا ہے اور ہر دیکھنے والے کو نظر آتا ہے کہ یہ تقدیر دنیا کو آہستہ آہستہ کس نتیجہ کی طرف لے جا رہی ہے۔

مگر اس کے مقابل پر دوسری جگہ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ:۔

یسئلونک عن الساعۃ ایان

مرسٰھا قل انما علمھا عند ربی۔

...... لا تاتیکم الا

بغتۃً۔

"یعنی اے نبی تجھ سے یہ کفار اس ساعت کے متعلق پوچھتے ہیں جو ان کی تباہی کے سلسلے میں مقدر ہے کہ وہ کب قائم ہو گی۔ تو ان ...

کہہ دے کہ اس کا علم خدا کے پاس محفوظ ہے مگر وہ آئے گی ضرور۔ اور اچانک آئیگی" یہ وہ دوسری قسم کی الٰہی تقدیر ہے جسکی تیاری پردہ کے پیچھے ہوتی ہے اور دنیا کو وہ اسی وقت نظر آتی ہے کہ جب اچانک پردہ اٹھتا ہے اور موعود گھڑی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔

قادیان کس طرح واپس ملیگا

یہی دونو تقدیریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مقدر ہیں۔ کیونکہ حضور کو بھی یہ دونو قسم کے الہامات ہو چکے ہیں اور ان دونوں کا ذکر تذکرہ میں موجود ہے۔ مگر جہاں تک قادیان کی واپسی کے سوال کا تعلق ہے تذکرہ کے مطالعہ سے مجھے یہی پتہ لگتا ہے کہ وہ "بغتۃً" والی تقدیر کے ساتھ وابستہ ہے۔ چنانچہ جماعت کے امتحانوں کے ذکر کے تعلق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

انی مع الافواج آتیک بغتۃً

"یعنی میں اس امتحان کے بعد تیری مدد کے لئے اپنی فوجوں کو ساتھ لے کر اچانک آؤں گا" اس وحی الٰہی سے پتہ لگتا ہے کہ خدا کی ازلی حکمت نے یہی مقدر کر رکھا ہے کہ قادیان کی واپسی کی ساری تیاری آسمان پر پس پردہ تکمیل کو پہنچے اور پھر دنیا میں اچانک ظاہر ہو۔ واللہ اعلم بالصواب ولا علم لنا الا ما علمتنا۔

لیکن ہمارے خدا کا یہ بھی قانون ہے کہ وہ ہر بات میں آسمانی تقدیر اور زمینی تدبیر کو پہلو بہ پہلو چلانا چاہتا ہے۔ پس جب تقدیر کا عمل مخفی ہو تو بے شک انسان اس کی تفاصیل میں تو اس کے ساتھ ساتھ نہیں چل سکتا۔ مگر اس صورت میں اس کا یہ کام ضرور ہوتا ہے کہ کم از کم دعاؤں اور عمل صالح کے ذریعہ خدا کی تقدیر کو تقویت پہنچائے اور یہی اس وقت ہماری جماعت کا فرض ہے کہ قادیان کی واپسی کے متعلق عجوبہ پسندی کے طریق پر قیاس آرائی ترک کر کے خدا کی تقدیر پر فی الجملہ ایمان لائیں اور اپنی دعاؤں اور اعمال صالح سے اس تقدیر کو قریب تر لانے کی کوشش کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قادیان کے فراق میں اس مقدس فرض کو نہ بھولیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت نے ہم پر عائد کیا ہے کہ شاید یہی قادیان کی واپسی کی کنجی ہو۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین

(نوٹ) میں اس وقت بیمار ہوں اور اس مضمون کو اس تفصیل سے نہیں لکھ سکا جس کا یہ حق دار تھا مگر بہرحال اس کا مرکزی نقطہ اس مضمون میں آگیا ہے خدا ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ اس کی رضا کے ماتحت زندگی گذاریں اور ہم اور ہماری نسلیں خدا کی اس ازلی تقدیر کو پورا کرنے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ وابستہ ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
آف قادیان رتن باغ لاہور ۷ دسمبر ۱۹۴۸ء

پتہ مطلوب ہے

چوہدری فتح محمد صاحب صوبیدار آف بٹالہ جو فسادات پنجاب سے پہلے دہلی جنرل ہیڈ کوارٹرز میں ملازم تھے۔ ان کے متعلق چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مبلغ لنڈن دریافت کرتے ہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں یا جنرل ہیڈ کوارٹرز پاکستان (راولپنڈی) کے دوست یا اور کوئی دوست جنہیں ان کے متعلق علم ہو ہمیں اطلاع کر دیں۔ تو ہم چوہدری صاحب کو پتہ دے دیں گے۔

وکیل التبشیر ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور

وفات

میرا بھانجہ عزیزم شفیق الرحمن ابن قاضی عطاء الرحمن صاحب کلرک دفتر اے جی لاہور چند گھنٹے بیمار رہنے کے بعد اچانک اس دنیا سے رخصت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون عزیز مرحوم قاضی صاحب موصوف کا بڑا لڑکا تھا۔ اور نہایت ہونہار بچہ تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عزیز مرحوم کے والدین و لواحقین کو صبر کی توفیق دے اور عزیز کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے

(خاکسار محمد اعظم بوتالوی)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۲۶ نومبر کو لاہور میں وعدہ پیش کرنے والے مجاہدین کی فہرست

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ نومبر کو خطبہ جمعہ احمدیہ مسجد لاہور میں پڑھا۔ اس میں تحریک جدید کے دفتر اول کے پندرھویں سال اور دفتر دوم کے سال پنجم کی قربانیوں کا مجاہدین تحریک جدید سے اضافہ کے ساتھ مطالبہ فرمایا لاہور میں خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے ۱۰۱۰۶/- کے عطیہ کے ساتھ مندرجہ ذیل وعدے حضور کے پیش ہوئے۔ جو خدا کے فضل سے اضافہ کے ساتھ ہیں۔ اشاعت سے غرض یہ ہے۔ کہ تحریک جدید کے جہاد کا ہر سپاہی گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ اپنا وعدہ حضور کے پیش کرے اور ہر جماعت کوشش کرے کہ اس کے وعدہ کی فہرست ۳۱ دسمبر تک مکمل ہو جائے۔

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ:۔ ۲۳۵ — ۰ — ۰
سیدہ ام المتین صاحبہ ۔ ۔ ۔ ۳۱
سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ ۔ ۔ ۔ ۴۵
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ صاحب -/۳۱۵ چک داخل ہو گیا
صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب معہ بیگم و صاحبزادگان -/۸/۲۳۷
صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ -/-/۷۰
ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب معہ اہل و عیال -/-/۲۷۰
میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے لاہور -/-/۶۷۵
پیر صلاح الدین صاحب ابن پیر اکبر علی صاحب مرحوم -/-/۴۰
مرزا محمد حیات صاحب تاثیر چنیوٹ -/-/۱۵
خان صاحب عبد المجید خان صاحب آف ویرووال حال لاہور -/-/۲۰۰
میاں فضل الدین صاحب رہتاسی لاہور -/۲۴
حوالدار کلرک محمد طفیل صاحب لاہور معہ والد صاحب ماسٹر چراغ محمد صاحب /۱۱۹
عبد الجلیل خان صاحب کلرک ڈاکخانہ لاہور -/-/۷۵
چوہدری اسداللہ خان صاحب لاہور /۲۵۰ نقد داخل کر دیا۔
ملک فضل کریم صاحب لاہور -/-/۷۶
پروفیسر عطاء الرحمن صاحب معہ اہلیہ -/-/۵۲
بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار افضل معہ اہلیہ مرحومہ و والدین -/-/۲۹۶
مولوی نور الحق صاحب واقف لاہور -/-/۱۸
نصیر الدین احمد صاحب طالب علم -/۸/۶ نقد داخل کر دیا۔
بشارت احمد صاحب لیسرج لاہور -/-/۴۵
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب معہ فیملی لیسر /۳۰۸
احباب حلقہ دہلی دروازہ لاہور -/۸/۷۵۰
پروفیسر بشارت الرحمن صاحب تعلیم الاسلام کالج -/-/۶۵

مولوی ابو البشارت عبد الغفور صاحب معہ اہلیہ:۔ /۴۴ نقد داخل کر دیا۔
سید عبد الباسط صاحب دفتر خدام الاحمدیہ -/۴۰
عبد الحمید صاحب آصف واقف -/-/۳۶
سید بہاول شاہ صاحب امرتسری -/-/۱۰
ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب آف قادیان -/-/۷
منشی محمد اکرم صاحب ٹھوادی نواں کوٹ لاہور /۶۰
مولوی محبوب عالم صاحب خالد تعلیم الاسلام کالج معہ اہل و عیال -/۱۲/۷۸
بشیر احمد صاحب چغتائی سابق ٹاٹانگر -/-/۳۰
محمد سعید صاحب سلیم لاہور -/-/۱۰ نقد
ماسٹر عبد الرحمن صاحب اتالیق -/-/۱۳
مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف /۸/۳۲
میاں عبد المنان صاحب عمر معہ اہل و عیال -/-/۱۲۷
مولوی محمد صدیق صاحب واقف معہ اہل و عیال -/۹۹
ملک غلام فرید صاحب ایم اے -/۷۶
بشیر احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی معہ اہلیہ صاحبہ -/۰/۱۳۵
منشی عبد الحق صاحب کاتب -/۸/۳۰
مولوی محمد احمد صاحب جلیل واقف اہلیہ و والدہ صاحبہ -/-/۴۳
سید محمد مسعود شاہ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس لاہور -/-/۱۵۵
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب بی اے بی ٹی لاہور -/-/۳۵۵
قریشی عبد الرشید صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید -/۴/۹۳

تحریک جدید کی قربانیوں کے مطالبہ کا خطبہ شائع ہو چکا ہے۔ عنقریب دفتر وکیل المال تحریک جدید کی طرف سے الگ چھاپ کر ارسال کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

عزیزم ریاض قمر متعلم سال اول، تعلیم الاسلام کالج لاہور دس یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائیں

(چوہدری) کرامت اللہ بھوملی

چین میں مارشل لاء!
جنرل چیانگ کائی شک کا اعلان!

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ بی۔ بی۔ سی نے نیو یارک سے موصول ہونے والے اعلان کیا ہے کہ آج جنرل چیانگ کائی شک نے سارے چین میں مارشل لاء نافذ کر دیا ہے۔ تائکن سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ فوجوں کو آج بھی کچھ مقامات پر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کمیونسٹ فوجوں نے مانگتی کے مشرقی کنارے پر اپنا مورچہ مضبوط کر لئے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ تائکن سے سو میل کے فاصلہ پر حملہ کر رہی ہیں۔ تاکہ ینگ یو کو کاٹ دیا جائے جس طرح انہوں نے سچوان کو تمام دنیا سے منقطع کیا تھا۔

ضلع لاہور میں اسلحہ لیکر چلنے کی ممانعت

لاہور ۱۱ دسمبر۔ لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک حکم کی رو سے آج دس دسمبر سے دو ماہ کے عرصہ کیلئے لاہور کارپوریشن اور لاہور چھاؤنی کی حدود میں اسلحہ یا کوئی آلہ ضرب کھلے بندوں یا شارع عام پر یا کسی جلسہ عام پر پاس رکھنے یا اٹھا کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔ وہ اسلحہ اس حکم سے مستثنی ہوگا جس کے لئے آپ کو واضح تحریری اجازت حاصل کر لی گئی ہو۔ نیز فوجیوں، سپاہیوں اور ڈیوٹی انجام دینے والے سرکاری ملازموں پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا۔

انسانی دماغ کا اپریشن
پاکستانی ماہر کا شاندار کارنامہ

کراچی ۱۱۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ ایک ڈاکٹر نے انسانی دماغ کے اپریشن کا کام ہاتھ میں لے لیا ہے اس کام کو عمل جراحی کی مشکل ترین قسم قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت تک برطانیہ اور امریکہ میں دماغی جراحی کے بارہ میں تجربات کئے جا چکے ہیں۔

برطانوی پارلیمنٹری سسٹم

نئی دہلی ۱۱ دسمبر۔ آج ہندوستانی دستور ساز اسمبلی نے یہ فیصلہ منظور کر لی کہ ہندوستان کا پارلیمنٹری سسٹم بالکل انگریزی طرز کا ہو۔ جمہوریہ کا جو صدر ہو اس کے اختیارات بھی شاہ انگلستان کے برابر ہوں۔ بہت سے مقرروں نے اس بات پر اظہار حسرت کیا کہ ہندوستان نے وہی پارلیمنٹری طریقہ قبول کر لیا ہے۔ جس کا وہ عادی تھا۔

پشاور کی پولیس چھاؤنی میں چوری
دس رائفلیں چرا لی گئیں

پشاور ۱۱ دسمبر۔ پرسوں رات یہاں کے ایک پولیس تھانہ سے چوری کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یہ تھانہ پشاور شہر اور چھاؤنی کے درمیان آدھے راستہ میں واقعہ ہے معلوم ہوا ہے کہ دس رائفلیں چرا لی گئی ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقع ہے۔

— ۶، ۷ دسمبر کو منعقد ہوئی تھی۔

اٹیمک بم کی تیاری سے پہلے روس سے سمجھوتہ کر لینا چاہیئے
(مسٹر چرچل کی تقریر)

لندن ۱۱ دسمبر۔ مسٹر چرچل نے آج ایوان عام میں حکومت کی خارجہ پالیسی پر بحث کرتے ہوئے کہا۔ کہ امریکہ اور برطانیہ میں جو تعاون اور اشتراک عمل ہے۔ وہ میرے لئے خوشی و اطمینان کا باعث ہے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسی اشتراک عمل سے دونوں ملکوں کی قسمت وابستہ ہے۔ اور ایک دن برطانیہ اسی اشتراک عمل سے ان مشکلات سے کامیاب و کامران ہو کر نکلے گا۔ آپ نے اس بات پر بھی اظہار اطمینان کیا۔ کہ برطانیہ میں بمبار طیاروں کا اڈہ تیار کیا گیا ہے۔ آپ نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا میں پہلے بھی یہ کہتا رہا ہوں۔ کہ جو تنازعہ فیہ امور ہیں۔ ان کے متعلق روس کے ساتھ سمجھوتہ کر لینا چاہیئے۔ اور یہ فیصلہ اس وقت سے پہلے طے کر لینا چاہیئے جب تک روس اٹیمک بم تیار نہیں کر لیتا۔ کیونکہ یہ مسائل اسی وقت تک طے ہو سکتے ہیں۔ جب تک روس کے پاس اٹیمک بم نہیں آپ نے روس اور برطانیہ کے درمیان اس اتحاد کے نہ ہونے کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو جنگ کے دوران میں تھا۔ آپ نے کہا کہ اس کی ذمہ داری برطانوی حکومت پر نہیں۔ یہ روس کا رجحان ہے جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ روس اس وقت اس امر کی خواہش نہیں رکھتا کہ مصالحت ہو۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ دوسری جنگ کے بعد میں نے ایک خط سٹالین کو لکھا تھا جس میں لکھا تھا کہ برطانیہ اور روس آپس میں متحد ہو کر انسانیت کے لئے یہ ایک سہرا ہوگا۔ کہ اگر وہ امن و خیر سے زندگی بسر کر سکیں۔ لیکن افسوس کہ یہ تجویز پوری نہ ہو سکی۔

برلین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ برلین کا جو حصہ آزادی پر دہ کے پیچھے چلا گیا ہے۔ اتحادیوں کو چاہیئے کہ انہیں وہاں سے نکالنے کی کوششیں کریں۔ اس سلسلہ میں فرانسیسیوں کو چاہیئے کہ وہ پہل کریں۔ قیادت خود سنبھال لیں۔

چین کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ چین میں کمیونسٹوں کی طاقت روز بروز حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ یہ بات واضح کر دے کہ وہ ہوائی، بحری اور بری فوج کے بل بوتے پر ہانگ کانگ پر حملہ کا مقابلہ کرے گا۔ اور آخری دم تک ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔

مشرق وسطی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ مشرق وسطی میں برطانیہ نے جو حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ بہت ہی بے معنی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس پالیسی کو فوراً ترک کر دیا جائیگا اور فوراً یہودیوں کی حکومت کو تسلیم کر کے وہاں اپنا نمائندہ بھیج دیا جائے۔ تاکہ باہمی اشتراک عمل قائم ہو۔

دو ہزار سے زیادہ سیوک سنگھی گرفتار کر لئے گئے

نئی دہلی ۱۱ دسمبر۔ ہندوستان کے طول و عرض میں راشٹریہ سیوک سنگھ کے لیڈروں اور کارکنوں کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ یہ تحریک جو گذشتہ کئی روز سے جاری ہے۔ آج صبح پھر شروع ہو گئی اور شام تک جاری رہی۔ سیوک سنگھ کے والنٹیروں نے آج سول نافرمانی کرتے ہوئے پمفلٹ تقسیم کئے اور پوسٹر بھی آویزاں کئے اور پولیس نے ملک بھر میں سیوک سنگھیوں کے خفیہ دفاتر اور سنگھی لیڈروں کے مکانات پر بھی چھاپے مارے اور عام گرفتاریوں کے علاوہ حکومت کے خلاف لٹریچر بھی برآمد کیا۔ اس ستیہ گرہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ حکومت ہند سیوک سنگھ پر عائد شدہ پابندیاں اٹھائے۔ اس وقت مختلف اضلاع ہند سے جو اطلاعات آ چکی ہیں۔ ان کے مطابق دو ہزار سے زائد سیوک سنگھی والنٹیر آج گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ریاست بہاولپور میں بھی ایک سیوک سنگھی کو وہ اشتہارات تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا جن میں پابندی اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

یوپی کے ایک پارلیمنٹری سیکرٹری نے بتایا کہ سنگھ کی طرف سے ہزاروں پوسٹر شائع کئے گئے۔ جن لوگوں کو سنگھ کی سرگرمیوں اور ستیہ گرہ میں حصہ لینے کی تلقین کی گئی۔

لیبیا میں غیر ملکیوں کی تعداد

قاہرہ ۱۱ دسمبر۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق اس وقت لیبیا میں ۱۰ لاکھ عرب ۴۸ ہزار اطالوی اور ۳۰ ہزار یہودی موجود ہیں۔

شامی کابینہ کی تشکیل کی درخواست

دمشق ۱۱ دسمبر۔ صدر مملکت نے امیر عادل ارسلان سے ایک مخلوط کابینہ کی تشکیل کی درخواست کی ہے۔ امیر موصوف حال ہی میں پیرس سے واپس آئے ہیں۔ وہ جمیل مردم بے کی حکومت میں مجلس امور کے معتمد تھے۔ (داستان)

— سیالکوٹ ۱۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان ممدوٹ نے سیالکوٹ کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ وزیر اعظم کے دورہ کی تاریخ

لیڈی چیانگ امریکہ کو قائل نہ کر سکیں
چین کو امداد دینے کا مسئلہ کھٹائی میں

واشنگٹن ۱۱ دسمبر۔ آج واشنگٹن میں نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار نے بیان کیا۔ کہ مادام چیانگ کائی شک ابھی تک امریکی حکام پر یہ اچھی طرح واضح نہیں کر سکی ہیں کہ ان کے ملک کی فوری امداد کیوں اور کس طرح کی جائے۔ اور امریکہ کو آپ ابھی تک قائل نہیں کر سکی ہیں۔ کہ چین کی انقلاب پذیر حالت کی بڑھتی ہوئی ذمہ داری امریکہ پہلے عائد ہوتی ہے اور وہی حکومت چین کو اس قابل بنا سکتا ہے۔

کراچی میں کھانڈ کے راشن میں تخفیف
جنوری کے شروع میں بحال کر دی جائے گی

کراچی ۱۱ دسمبر۔ اس بات کا امکان ہے کہ کراچی میں کھانڈ کے راشن کے کوٹے میں جو تخفیف کی گئی ہے اسے جنوری کے پہلے ہفتہ میں بحال کر دیا جائے گا۔

اعلان نکاح

عبدالکریم ولد ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصیرہ بیگم بنت ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے ساتھ ۸ دسمبر بعد نماز عصر فرمایا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان کے لئے بابرکت بنائے۔

محمود احمد ۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

سوویٹ یونین "ویٹو" کو غلط طور پر استعمال کرتی ہے

چار طاقتوں کی نئی قرارداد

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ برطانیہ۔ فرانس۔ امریکہ اور چین نے مجلس اقوام کی سیاسی کمیٹی میں "ویٹو" یا حق استرداد کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے ایک نئی قرارداد پیش کی ہے۔ جس کا بنیادی خیال وہی ہے۔ جو ۱۹۴۶ء میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون نے جنرل اسمبلی میں ایک تقریر کے دوران میں ظاہر کیا تھا۔ اس میں جنرل اسمبلی سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ سلامتی کونسل کے مستقل ممبروں کو کسی فیصلے کو مسترد کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے۔ یا تو اس کا استعمال ہی نہ کیا جائے یا استعمال کا کوئی طریقہ مقرر کر دیا جائے۔ چار طاقتوں کی یہ قرارداد جنرل اسمبلی کی عارضی کمیٹی کی درخواست پر پیش کی گئی ہے جس میں کہا گیا تھا۔ کہ سلامتی کونسل میں "ویٹو" کو جس طرح استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسکی چھان بین کر کے مناسب سفارشات پیش کی جائیں۔

سوویٹ یونین نے ویٹو کے حق کو ایک بار نہیں اٹھائیس مرتبہ استعمال کر کے سلامتی کونسل کی ساری کارروائی پر پانی پھیر دیا ہے۔ بڑی مشکل یہ ہے کہ مجلس اقوام کے منشور میں ویٹو کے نفاذ سے صرف "کارروائی کے طریقے" معاملات کو مستثنے کیا گیا ہے اور یہ تشریح نہیں کی۔ کہ یہ معاملات کیا ہیں؟

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ موجودہ مرحلے پر منشور میں تبدیلی کرنا مناسب نہیں اسلئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ پانچ بڑی طاقتوں یعنی روس۔ برطانیہ۔ فرانس۔ امریکہ اور چین کے درمیان ایک مشفقانہ سمجھوتہ طے پا جائے۔ کہ حق استرداد کو صرف امن اور جنگ کے بڑے بڑے مسائل میں محدود رکھا جائے گا۔

اس قرارداد میں پانچ بڑی طاقتوں سے کہا گیا ہے کہ اگر کسی مؤثر کارروائی کے لئے کامل اتفاق رائے ضروری ہو۔ تو جہاں تک ممکن اور مناسب ہو رائے شماری سے پہلے پانچوں بڑی طاقتیں آپس میں صلاح مشورہ کر لیا کریں۔ اگر اتفاق رائے نہ ہو سکے تو صرف نہایت اہم امور میں "ویٹو" کے حق کا استعمال کیا جائے۔ اور اس میں مجلس اقوام کے مجموعی مفاد کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

اس قرارداد کی حمایت میں تقریر کرتے ہوئے سر الیگزینڈر کیڈوگن نے کہا۔ اس سال سوویٹ یونین نے پانچ مرتبہ حق استرداد استعمال کیا ہے۔ اپریل میں مجلس اقوام کی رکنیت کے لئے اطالیہ کی درخواست مسترد کر دی گئی۔ مئی میں اس تجویز کو ختم کر دیا گیا۔ کہ چیکوسلواکیا میں سوویٹ یونین کی کارروائی کی تحقیقات ایک سب کمیٹی کے سپرد ہو۔ اگلے مہینے ایٹومک طاقت کے بارے میں رپورٹوں کی تصدیق کو رد کر دیا۔ اگست میں رکنیت کے لئے لنکا کی درخواست منظور نہ ہونے دی۔ اور اکتوبر میں برلین کے مسئلے کو حل کرنے کے راستے میں رکاوٹ ڈالی۔

سر الیگزانڈر نے کہا۔ ویٹو کے حق میں بذات خود کوئی برائی نہیں۔ صرف اس کا غلط استعمال ایک برائی ہے۔ سختی سے قواعد کی پابندی سے کوئی بہتری نہیں ہوگی۔ ضرورت یہ ہے کہ اقلیت کے طرز عمل میں تبدیلی پیدا ہو جائے۔ اور وہ مجلس اقوام کو اسکے بانیوں کے ارادے کے مطابق کام کرنے کی اجازت دے۔

سر الیگزانڈر نے اس تجویز کی مخالفت کی کہ ویٹو کے حق کو محدود کرنے کی غرض سے منشور میں تبدیلی کے لئے ایک کانفرنس بلائی جائے۔ آپ نے کہا۔ اس سے بہتر تو یہی ہے کہ ہم اس امید میں کچھ اور سال گزرنے دیں کہ بین الاقوامی تعلقات شاید زیادہ مستقل ہو جائیں۔ آپ نے چیکوسلواکیا کے معاملے کی طرف خاص توجہ دلائی۔ جس کی تحقیقات کے لئے سلامتی کونسل کے راستے میں بھی "ویٹو" کا حق حائل ہو گیا۔

سوویٹ مندوب نے اس قرارداد پر اظہار خیال سے پہلے سوچنے کے لئے وقت مانگا۔

(ب۔ا۔س)

۲۰ سال کی محنت بے ثمر رہی

ایک سال اور انتظار کرنا پڑیگا

لاس اینجلز۔ ۱۱ دسمبر ایک ذرا سی غلطی سے ہنجول کو اب ایک سال انتظار کرنا پڑیگا جو ۲۰ سال سے پالیمر کی اس خوردبین میں سے مشاہدہ کی تیاریاں کر رہے تھے جو دنیا کی سب سے بڑی خوردبین ہے بیان کیا جاتا ہے کہ انچ کے دو کروڑویں حصہ جتنی غلطی رہ گئی ہے اس خوردبین کے شیشے سے ایک سال میں دور کیا جا سکیگا۔ اس خوردبین پر چار کروڑ ڈالر خرچ آیا ہے۔

انسانی دماغوں کا اپریشن

پاکستانی ماہر کا مثالی کارنامہ

کراچی ۹ دسمبر۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ ایک ڈاکٹر نے انسانی دماغ کے اپریشن کا کام ہاتھ میں لیا ہے۔ اس کام کو عمل جراحی کی مشکل ترین قسم قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت تک برطانیہ اور امریکہ میں دماغی جراحی کے بارہ تجربات کئے جاتے ہیں۔

برطانوی پارلیمنٹری سسٹم

نئی دہلی ۱۱ دسمبر آج ہندوستانی دستور ساز اسمبلی نے یہ کلاز منظور کر لی۔ کہ ہندوستان کا پارلیمنٹری سسٹم بالکل انگریزی طرز کا ہو۔ جمہوریہ کا جو صدر ہو۔ اس کے اختیارات بھی شاہ انگلستان بھی شاہ انگلستان کے برابر ہوں۔ بہت سے مقرروں نے اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ ہندوستان نے وہی پارلیمنٹری طریقہ قبول کر لیا ہے۔ جس کا وہ عادی تھا۔

ماسکو سے اہم دستاویزیں

دمشق ۱۱ دسمبر۔ شام کے روسی سفارت خانے کے ایک افسر ایم ہاشم کی ماسکو سے آمد پر طرح طرح کی قیاس آرائیاں کیجا رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہمراہ بہت سے اہم کاغذات لائے ہیں۔ یہ کاغذات شام کی وزارت خارجہ کے حوالے کر دئے گئے ہیں۔

تیل کے ذخیروں کیلئے ٹینکوں کی تعمیر

نیویارک ۱۱ دسمبر مشرق وسطیٰ کے تیل کو یورپ اور دیگر ممالک میں پہنچانے کے لئے امریکہ ان ذخیروں کے لئے ٹینک بنوا رہا ہے ساٹھ ٹینک امریکہ اور ۲۹۴ یورپ میں بن رہے ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ یہ اقدام دنیا کی اقتصادی بحالی کے زیر نظر ہے یہ ٹینک ۱۹۵۱ء تک تیار ہو جائینگے۔

نیپال اقوام متحدہ کی ممبری کی درخواست کریگا

نئی دہلی ۱۱ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے آئندہ اجلاس میں نیپال اقوام متحدہ کی ممبری کیلئے درخواست پیش کرے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ امریکہ اور چین نے نیپال کو اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے۔

اہل فلسطین شرق اردن کی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کر سکتے

قاہرہ ۱۱ دسمبر فلسطین کی عبوری حکومت کے وزیروں کی کونسل کا جیریکو کانگریس کی قراردادوں پر غور کرنے کے لئے ایک جلسہ ہوا۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ جیریکو کانگریس نے اہل فلسطین کے صحیح احساسات و جذبات کا اظہار نہیں کیا۔

اس جلسہ کے بعد مجریہ ایک اعلامیہ میں کہا گیا کہ عرب حکومتوں کی فوجیں ملک کو صیہونیوں کے خطرہ سے بچانے کے لئے فلسطین میں داخل ہوں اور انہوں نے کوئی علاقہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی فلسطینی عربوں کو ابھی تک شاہ فاروق کے یہ الفاظ یاد ہیں۔ کہ فوجیں فلسطین میں اُسے آزاد کرانے کیلئے داخل ہوئیں ہیں۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے بعد وہ ملک کو اس کے باشندوں کے سپرد کر دینگی۔ جو اپنے مستقبل کا خود ہی فیصلہ کر لیں گے تمام عرب ممالک نے اس پالیسی کی حمایت کی جب کل فلسطین کی حکومت قائم کر دی گئی اور سوائے شرق اردن کے تمام عرب حکومتوں نے اُسے تسلیم کر لیا۔ تو شاہ عبداللہ نے یہ وضاحت کی تھی کہ چونکہ ملک کو ابھی صیہونیوں کا خطرہ لاحق ہے اس لئے ابھی اس قسم کی حکومت کے قیام کا مناسب وقت نہیں ہے۔

اعلامیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ جیریکو کانگریس کو کسی امکانی طریقہ سے ایک استصواب رائے کی حیثیت نہیں دی جا سکتی۔ اور اُسے اہل فلسطین کے صحیح جذبات اور توقعات کا اظہار نہیں کیا ہے اس کانگریس میں ملک یا صرف اس علاقے کے جس پر شرق اردن نے قبضہ کیا ہے کلی طور پر نمائندہ عناصر موجود نہیں تھے۔

کانگریس کے منتظمین نے عرب پناہ گزینوں کی افسوسناک حالت اور ان کی اس خواہش سے فائدہ اُٹھایا کہ وہ اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتے ہیں گو کہ یہودی نے اقوام متحدہ کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ نہ تو پناہ گزینوں کو واپس آنے کی اجازت دینگے اور نہ اُن کے نقصانات کی تلافی کرینگے جو کچھ شرق اردن کر رہا ہے اہل فلسطین اُسے برداشت نہیں کر سکتے۔ اور وہ اس کی سرگرمیوں کو عرب اتحاد۔ اہل فلسطین سے شاہ عبداللہ کے وعدوں اور عرب لیگ کے ممبر کی حیثیت سے اُس پر عائد شدہ فرائض کے منافی تصور کرتے ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ فلسطین کے ایک حصہ کو مدغم کر لینا تقسیم کی قرارداد کو جسے عربوں نے متفقہ طور پر مسترد کر دیا تھا۔ ایک قسم کا عملی جامہ پہنایا ہے۔

چٹاگانگ سے پٹ سن کی برآمد تین گنا ہو گئی

کراچی ۱۱ دسمبر موجودہ اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے پٹ سن کے پہلے سال یعنی ۴۸-۱۹۴۷ء کے پٹ سن کے موسم میں چٹاگانگ سے برآمد کی مقدار تین گنا ہو گئی ہے۔

پاکستان سے کل ۵۷۵۹۰۰ پٹ سن کی گانٹھیں روانہ کی گئی ہے۔ ان میں سے ۷۶۴۰۰ گانٹھیں چٹاگانگ کی بندرگاہ سے دساور روانہ کی گئی ہیں اس کے مقابلے میں تقسیم سے پہلے کے زمانے میں اوسطاً ۲۰۰۰۰ گانٹھیں چٹاگانگ سے روانہ کی جایا کرتی تھیں۔ اسی عرصے میں پاکستان کو اس کا کوٹہ مہیا کیا ہے اور کل ۵۰۰۰۰ گانٹھیں روانہ کی ہیں۔

— کیمونسٹ فوجوں نے نانکن کی طرف بڑھتے ہوئے ایک سرکاری فوج کو گھیر لیا ہے۔